مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً　علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّھم

درسِ حدیث

> استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلس ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔
>
> محترم الحاج محمود احمد عارف رح کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنھوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔
>
> ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔
>
> واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔
>
> ہنوز آں ابرِ رحمت در فشاں است　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۶ - ۸۲ - ۲ - ۵

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰة والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وّ آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد! عَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاۃٌ دَاجِنٌ وَّ شِیْبَ لَبَنُھَا بِمَآءٍ مِّنَ الْبِئْرِ الَّتِیْ فِیْ دَارِ اَنَسٍ فَاُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰی یَسَارِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَّعَنْ یَّمِیْنِہٖ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَکْرٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ الَّذِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ ثُمَّ قَالَ الْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلَا فَیَمِّنُوْا۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گھر کی پلی ہوئی ایک بکری کا دُودھ دوہا گیا اور اُس دُودھ کو اس کنویں کے پانی میں ملایا گیا جو گھر میں تھا۔ پھر وہ دُودھ کا پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش

[1] مشکوٰۃ ص: ۳۷۱

کیا گیا جس میں سے آپ نے کچھ دودھ پیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اور دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم (یہ بچا ہوا دودھ) حضرت ابوبکرؓ کو دے دیجیے، لیکن آپ نے اس دیہاتی کو عنایت فرمایا جو آپ کے دائیں طرف بیٹھا تھا، پھر فرمایا کہ دائیں کو مقدم کرو دائیں کو، ایک دوسری روایت میں ہے کہ (آپ نے اس موقعہ پر یہ فرمایا کہ) یاد رکھو دائیں طرف کے زیادہ حق دار ہیں دائیں طرف کے زیادہ حق دار ہیں لہٰذا دائیں طرف والوں سے ابتداء کیا کرو۔

حضرت آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں رہن سہن کے آداب بھی سکھائے ہیں اور ان میں پیروی کرنی بھی سُنّت اور ثواب ہے۔ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو جو کام کیے ہیں، یعنی ہر وہ کام جو آپ نے پسندیدگی کے ساتھ کیا ہے وہ سُنّت ہے، چنانچہ آپ کے سارے واقعات صحابہ کرام نے نقل کیے۔ اُن سے مسائل نکالے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے واسطے ایک دفعہ دُودھ دوہا گیا بکری کا۔ گھر کی پلی ہوئی تھی بکری اور اس میں پانی ملا دیا گیا کنویں کا، وہ پانی اُس کنویں کا تھا جو گھر میں تھا، تمام باتیں وہ بتلا رہے ہیں تاکہ پوری بات اور پورا نقشہ سامنے آجائے کہ ہمارے گھر میں کنواں تھا اور گھر کی پلی ہوئی بکری تھی۔ دُودھ دھوہا گیا اس میں پانی ملا دیا گیا وہی پانی جو ہمارے گھر کے کنواں کا تھا۔ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو وہ پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے وہ پیا۔ وہ لسی ہو گئی ایک طرح کی۔ وَعَلٰی یَسَارِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ اَعْرَابِیٌّ۔ آپ کے دائیں طرف تو ایک دیہاتی تھے اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عادتِ طیبہ ایسی تھی کہ (پینے کی چیز کچھ) بچا دیا کرتے تھے تاکہ دوسرے بھی پی لیں۔ حضرت عمرؓ بھی موجود تھے۔ اُنہیں خیال ہوا یہ بچائیں گے ضرور اور کسی کو دیں گے ضرور اور دائیں طرف ہے دیہاتی کہیں اسے نہ دیں۔ اس لیے عرض کرنے لگے۔ اَعْطِ اَبَا بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابوبکر کو دے دیجیے یہ گزارش کی جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے تو آپ نے اُنہیں دینے کے بجائے اس دیہاتی کو دے دیا جو دائیں طرف تھا اور پھر فرمایا اَلْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ دائیں دائیں جو ہیں۔ دائیں کے آگے جو دایاں

ہے۔ اس طرح سے گویا دیا جائے۔ اُلٹا نہیں دیا جائے گا تو یہ بھی فرمایا۔ دوسری روایت میں یہ آتا ہے۔ اَلَا فَیَمِّنُوْا تم بھی یہ خیال رکھا کرو کہ دائیں طرف سے کھانے پینے کی چیز تقسیم کی جائے، یہی صحیح طریقہ ہے۔ اَب یہ اتنی چھوٹی سی بات ہے کہ اس کا آدمی خیال بھی نہیں کرتا۔ لیکن اس میں بھی سُنّت آگئی اور اس میں بھی آداب اور احکام آگئے تو اتنے مکمل ضابطے دُنیا کے کسی مذہب میں نہیں ہیں جتنے اسلام میں ہیں۔

اسی طریقے پر ایک اور دفعہ واقعہ ہُوا یہی، پیالہ لایا گیا، آپ نے پیا اور دائیں طرف ایک چھوٹی عمر کا بچّہ تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ تھے۔ اب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ خیال ہُوا کہ میں اس بچّے کو دوں یا اِدھر والوں کو دوں بائیں طرف والوں کو ــــــ جنہیں دینا چاہتے تھے وہ بائیں طرف تھے اور بچّہ دائیں طرف تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس سے دریافت کیا اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِیَہُ الْاَشْیَاخَ کہ کیا تو اجازت دے گا کہ میں ان کو دے دُوں بائیں طرف والوں کو فَقَالَ مَاکُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِّنْکَ اَحَدًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں تو آپ کا جو بچا ہُوا ہے اور جو مجھے مل رہا ہے یہ تو میں نہیں چھوڑ سکتا۔ میں تو ترجیح نہیں دے سکتا اپنے اُوپر کسی اور کو، جو جناب کا بچا ہُوا میرے حصّے میں آرہا ہو وہ میں کسی اور کو دے دوں یہ تو میں نہیں کروں گا۔ تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس بچّے ہی کو دے دیا۔ دائیں طرف کا خیال رکھا۔

یہ چیزیں چلتی ہیں اَب ہمارے ہاں چائے پیتے ہیں پانی پیتے ہیں کوئی اور بوتل پیتے ہیں۔ وہ اُلٹے ہاتھ سے پی لیتے ہیں۔ خیال ہی نہیں کرتے کچھ بھی حالانکہ یہ بات نہیں ہے اس میں آداب سکھائے گئے ہیں سب،

اور بعض چیزوں میں تو احکام سخت بھی ہیں چاندی کے برتنوں میں پانی پینا یا کھانا کھانا منع فرما دیا گیا ہے لباس میں بھی سکھایا گیا ہے لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ وَلَا الدِّیْبَاجَ یہ جو ریشمی لباس ہے یہ جس قسم کا بھی کپڑا ہو۔ وہ نہ استعمال کرو۔ وَلَا تَشْرَبُوْا فِیْ آنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو۔ وَلَا تَاْکُلُوْا فِیْ صِحَافِھَا۔ اس کی جو طشتریاں ہوں پلیٹیں ہوں۔ ان میں مت کھاؤ۔ فَاِنَّھَا لَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَھِیَ لَکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ یہ ان لوگوں کے لیے ہے دنیا ہی میں اُنھیں نعمتیں ملتی ہیں اور اُن کو یہ دی بھی گئی ہیں۔ یہ استعمال کرتے ہیں

تو کرتے رہیں، تم نہ کرو۔

صحابۂ کرام فتوحات کرتے کرتے ان علاقوں میں پہنچے ہیں جہاں یہ تمام چیزیں استعمال کرتے تھے رؤسا، وہاں ایسے واقعات کئی ہوئے ایک صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے خادم سے پانی مانگا وہ پانی لے آیا، خادم ان کا دہقان تھا۔ تو انھوں نے وہ پھینک دیا برتن اور پھر فرمانے لگے میں نے ایک دو دفعہ نہیں اس کو کئی دفعہ منع کیا ہے کہ مجھے اس برتن میں پانی نہ دیا کرے۔ وہ چاندی کا برتن تھا۔ ان علاقوں میں جب فتوحات ہوئی ہیں تو ان لوگوں کے تو دماغوں میں یہ بات بسی ہوئی تھی کہ بڑا آدمی جو ہوگا وہ ضرور اس قسم کے برتن استعمال کرے گا اور اگر ہم وہ نہ استعمال کرائیں اس کی تواضع نہ کریں یا اس کی خدمت نہ کریں تو یہ اُس کی توہین ہوگی یا تقصیر ہوگی خدمت میں۔ یہ دماغوں میں بسا ہوا تھا تو وہ پھر دے دیتا تھا بار بار منع کرنے کے باوجود دیتا تھا۔ تو انھوں نے ایک دفعہ پھینک دیا اور مجلس میں موجود تھے لوگ۔ پھر انھوں نے وجہ بتائی کہ میں اس پر اس لیے خفا ہوا ہوں کہ ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ میں اسے منع کر چکا ہوں اور یہ مجھے پھر دے دیتا ہے تو صحابہ کرام تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بتلایا تھا اس پر جمے رہے، اس سے کسی طرح نہیں ہٹے وہ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ یہ حکم اُس وقت تھا بعد میں نہیں رہا، نہیں وہ بعد تک کے لیے ہے وہ ہمیشہ کے لیے ہے اور اگر وہ اتنے نہ جمے ہوئے ہوتے اور اتنی سختی کے ساتھ عمل نہ کرتے تو ہمیں تو پتا ہی نہ چلتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا، یہ تو ان کا کمال ہے کہ تمام چیزوں کو اسی طرح محفوظ رکھا ہے عملاً بھی علماً بھی تعلیم میں بھی وہ قائم رہے ہیں اگر ہم آج کتاب دیکھیں کھولیں تو پھر وہاں کی اس دَور کی باتیں ہمارے سامنے صحیح صحیح آجاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزاء خیر دے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو اتباعِ سُنّت کی توفیق دے اور آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب فرمائے۔

انوارِ مدینہ

نہ پہنچنے یا تاخیر سے پہنچنے کی شکایت حافظ محمد یعقوب صاحب خادمِ "انوارِ مدینہ" جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے کی جائے، خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے۔

(ادارہ)